خطاب حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 117

Track - 1

46:00

''علم کی فضیلت''

تلاوت قرآن کریم......

اعوذ باللہ ...

بسم اللہ...

اذ قال ربک للملئکة انی جاعل فی الارض خلیفة... قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفک الدمآ... و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک...□ قال انی اعلم ما لا تعلمون□... و علم آدم الاسماء کلها ... ثم عرضهم الملائکة... فقال انبئونی باسماء هئولا ان کنتم صادقین□...قالوا سبحنکۃ لا علم لن الا ما علمتم انک انت الحکیم العلیم...

جیسے کہ انسان اور حیوان میں جو امتیاز ہے یا فرق ہے وہ فرق اس لئے نہیں ہے کہ ہم کھانا کھاتے ہیں، حیوانات کھانا نہیں کھاتے۔ یا ہم سوتے ہیں حیوانات نہیں سوتے۔ یا ہم شادی بیاہ کرتے ہیں ہمارے بچے ہوتے ہیں اور حیوانات کے ہاں بچے نہیں ہوتے۔اس بنیاد پر بھی انسان کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے کہ وہ عقل مند ہے اور حیوانات میں عقل و شعور نہیں ہوتا۔ جب ہم انسانوں کی زندگی کا اورحیوانات کی زندگی کا تجزیہ کرتے ہیں ، مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات تو ہمارے سامنے آتی ہے کہ انسان حیوانات سے زیادہ شعور اور باعقل ہے۔ لیکن کسی بھی طرح ہم انسان کو محض عقل کی بنیاد پر حیوانات سے ممتاز قرار نہیں دے سکتے اس لئے کہ حیوانات میں بھی زندگی گزارنے کے لئے جتنی عقل کی ضرورت ہے اتنی عقل موجود ہے ۔آج کی اس مجلس میں ، اس نشست میں ہم اس بات کو تلاش کریں گے کہ فی الواقع انسان کی فضیلت حیوانات سے ، دوسری مخلوقات سے ، جنات سے ، فرشتوں سے کس بنیاد پر قائم ہے؟ کسی چیز کو حقیقی انداز میں سمجھنے کے لئے ، کسی بات کو انتہائی درجے یقینی درجے میں سمجھنے کے لئے انسان کے پاس اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ اللہ کی کتاب ہے ... قرآن پاک ہے۔تو جب ہم قرآن پاک کا مطالعہ کرتے ہیں اور انسان اور حیوانات کا آپس میں تجزیہ اور مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں قرآن پاک کی ان آیات سے روشنی ملتی ہے جن آیات میںاللہ تعالیٰ نے زمین کے اوپر انسانوں کے باپ آدم کو پیدا کیا۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے باپ آدم کو زمین پر پیدا کرنے کا ارادہ فرمایاتو فرشتوں کو اکھٹا کیا۔ جنات بھی جمع ہوئے اور اللہ تعالیٰ

نے یہ فرمایا کہ میں زمین پر آدم کو پیدا کررہا ہوں اور آدم کو پیدا کرنے کا جو
مقصد ہے وہ یہ ہے کہ میں آدم کو اپنی نیابت اور اپنی خلافت یعنی اپنے تخلیقی
اختیارات منتقل کروں گا۔ فرشتوں نے جب یہ بات سنی تو کہا کہ صاحب یہ جو
آدم آپ بنا رہے ہیں ... جن عناصر سے اس کی تخلیق ہورہی ہے اور جو ہمارا
علم ہے جو آپ نے ہمیں علم دیا ہے اس علم کی روشنی میں یہ آدم جو ہے اس
کا کام یہ ہوگا کہ زمین پہ فساد برپا کردے گا ، خون خرابہ کردیگا۔ اور جو زمین
پر امن و امان کی صورت حال ہے وہ خراب ہوجائے گی، ختم ہوجائے گی۔ اور
اگر آپ اس کو اس لئے پیدا کررہے ہیں کہ یہ آدم آپ کی عبادت کرے ، آپ کی
تسبیح بیان کرے، آپ کی پاکی بیان کرے، آپ کی عظمت اور بزرگی کا اظہار کرے
تو اس کے لئے تو ہم کافی ہیں۔ ہمارا تو کام ہی یہ ہے کہ ہم آپ کی تسبیح
بیان کرتے رہتے ہیں، آپ کی پاکیزگی بیان کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی عبادت کرتے
رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی یہ با ت سنی اور سننے کے بعد آدم کو ایسے
علوم سکھائے ... و علم آدم الاسماء کلھا...آدم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کے
علوم سکھائے۔ اور وہ علوم سکھانے کے بعد آدم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایاکہ میں
نے تجھے جو علوم سکھائے ہیں ان علوم کو بیان کرفرشتوں کے سامنے۔ جب آدم
نے اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے ان علوم کو فرشتوں کے سامنے بیان کیاتو فرشتوں
نے اس بات کا اعتراف کیا کہ صاحب بے شک جو علوم آپ نے آدم کو سکھادئے وہ
ہم نہیں جانتے۔ اور اس بنیاد پر کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے وہ علوم سکھادئیے ہیں
جو فرشتوں کو نہیں آتے ہیں فرشتوں نے آدم کی آدم کی حاکمیت کو، آدم کی
فضیلت کواور آدم کے شرف کو قبول کرلیا۔ فرشتے تو ایک طرف ہوگئے آدم کی
فضیلت کو قبول کرکے اس لئے کہ ہمارے پاس جو علم ہے وہ تو بہت ہی کم ہے
اور آدم کو اللہ تعالیٰ نے جو علوم سکھادئیے وہ ہمارے علوم سے بہت اعلیٰ و
ارفع ہے۔ لہٰذا انہوں نے آدم کی جو حاکمیت تھی ، آدم کی جو بڑائی تھی ، آدم
کی جو فضیلت تھی اس کو تسلیم کرلیا۔ لیکن شیطان نے ... استکبر..۔ و کان من
الکافرین...شیطان نے یعنی ابلیس نے جنات نے آدم کی حاکمیت کو تسلیم نہیں
کیا۔ کیوں تسلیم نہیں کیا؟ اس لئے تسلیم نہیں کیا کہ آدم کی پیدائش سے پہلے
زمین کے اوپر نیابت اور خلافت کا جو کام تھا وہ جنات کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن
جنات کی مخلوق کا جو علم تھا آدم کی مناسبت سے کم تھا، ناقص تھا۔ اس لئے
جب ابلیس نے آدم کی فضیلت کا انکار کیا یعنی اللہ تعالیٰ کے سکھائے ہوئے علوم
کا انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو کافر قرار دے کر اس کو ملعون قرار دے دیا...
و کان من الکافرین... اس نے تکبر کیا، کبر کیا اس لئے کہ وہ انکار کرنے والوںمیں
سے تھا۔ تو قرآن پاک کی اس آیت سے یہ بات بالکل واضح ہے ، صاف ہے کہ آدم
کو کائنات میں ، زمین میں ، آسمان میں ، حیوانات میں، اگر کوئی ممتاز حیثیت
حاصل ہے تو وہ اس بنیاد پر ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء کے علوم
سکھادئیے۔ و علم آدم الاسماء کلھا ... کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں میری جو
صفات ہیں وہ تمام صفات کا جو علوم ہے وہ میں نے آدم کو سکھادیا۔ تو اب یہ

بات طے ہوگئی کہ آدم کا جو شرف ہے آدم کا جو عروج ہے، بلندی ہے، بلند
مرتبہ ہے آدم کا اس کی بنیاد یہ ہے کہ آدم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ
علوم ہیں جو علوم نہ جنات جانتے ہیں نہ فرشتے جانتے ہیں۔ جب جنات اور
فرشتے ہی وہ علوم نہیں جانتے تو حیوانات بھی نہیں جانتے، بھیڑ بکریاں بھی
نہیں جانتیں، گائے بھینس بھی نہیں جانتے، درخت بھی نہیں جانتے۔ تو بات یہ
ہوئی آدم کی جو فضیلت ہے وہ ان علوم کی بنیاد پر ہے ۔ کون سے علوم؟ وہ
علوم جو فرشتوں کو بھی نہیں حاصل ہیں، جن علوم کو فرشتے بھی نہیں جانتے
اور جن علوم کو جنات بھی نہیں جانتے۔ تو اگر انسان کو وہ علوم حاصل نہ ہوں
تو پھر اس کی جو فضیلت ہے وہ کسی طرح ثابت نہیں ہوتی۔ اب جتنی یہاں
سائنسی ایجادات ہیں دنیا کے اندر ۔ دیکھئے ناں بھیڑ بکریاں تو کوئی سائنسی
ایجادات کرتی نہیں ہیں ۔ وہ سائنسی ایجادات بھی علوم کے اوپر قائم ہیں۔
سائنس کی ایجاد کو جب آپ ... سائنس نے ایک نئی ایجاد کی تواس کا مطلب یہ
ہوتا ہے کہ انسان کے علم نے ایک ایسی کروٹ بدلی کہ جس کروٹ کی بنیاد پر
ایک نئی چیز ایجاد ہوگئی۔ کوئی بھی سائنسی ترقی... بجلی ہے اس کو آپ علم
سے باہر نہیں کرسکتے۔ اس کو آپ علم سے باہر نہیں کرسکتے۔کوئی بھی ترقی
ہو دنیا میں اس کے پیچھے علم کارفرما ہے۔ تو مقصد یہ ہوا کہ انسان کو اگر
شرف حاصل کرنا ہو تو علوم سیکھنے ہوں گے۔ اس طرح سیکھنے ہوں گے کہ
وہ علم کی ایک مکمل دستاویز بن جائے۔ اور اگر وہ علوم نہیں سیکھے گا تو اس
کو مخلوق کے اوپر کبھی شرف حاصل نہیں ہوگا۔یہ تو ایک جنرل بات ہوگئی۔
اب آپ یہ دیکھیں اب عام آدمی ہے مثلاً سو آدمی ہیں ۔ سو آدمیوں میں دس
آدمی پڑھے لکھے ہیں نوے آدمی جو ہیں وہ جاہل ہیں پڑھے لکھے نہیں ہیں۔ تو
یہ دس آدمی دنیا کے کسی بھی حصے میں چلے جائیں اور وہ نوے آدمی کتنی بھی
ترقی کرلیں مالی اعتبار سے ، گھر بنالیں ، دکانیں بنالیں ، پیسے جمع کرلیں ، بینک
بھرلیںلیکن ان دس آدمیوں کو جو فضیلت حاصل ہوئی ان نوے آدمیوں کو بھی وہ
فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی۔حالانکہ تعداد میں آدمی زیادہ ہیں ، نوے آدمیوں
کے پاس وسائل بھی زیادہ ہیں۔ نوے آدمیوں کے پاس دولت بھی بے انتہا ہے۔
لیکن اگر ان نوے آدمیوں کو کوئی ترقی کرنی ہے کوئی ترقی کا کام کرنا ہے تو
وہ مجبور ہے کہ ان دس آدمیوں کا تعاون حاصل کرے۔ ان دس آدمیوں کی جو
اہمیت ہے اس کو کسی بھی صورت ختم نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن ان نوے آدمیوں
کی کوئی حیثیت نہیں اس کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے ان کے سامنے ۔ تو اصول
یہ بناکہ اگر انسانوں کے اندر علم ہے ۔ چاہے وہ دنیاوی علم ہو، چاہے وہ دینی
علم ہو۔ ابھی پھر فرق ہوگیا علم کا۔ ورنہ یہ کہ دنیاوی علوم حاصل کرنے
والابندہ دنیاوی معاملات میں ممتاز ہے۔ دینی علوم حاصل کرنے والابندہ تمام
دنیاوی علوم سیکھنے والے بندوں پر افضل ہے۔ تو بنیاد یہی ہے کہ انسان اگر
باعزت ہے ، انسان کو اگر شرف حاصل ہے ۔ انسان کو اگر مخلوقات پر فضیلت
حاصل ہے تو اس کی جو بنیاد ہے وہ محض علم ہے۔ اب سیدنا حضور علیہ

الصلوٰۃ والسلام آخری نبی اللہ کے محبوب ہیں ۔ ان سے پہلے ایک لاکھ چوبیس
ہزار پیغمبر اس دنیا میں تشریف لائے۔ جب سے دنیا بنی اربوں سنکھوں کی تعداد
میں لوگ پیدا ہوئے مرگئے۔ بڑے بڑے شہر بسے تباہ و برباد ہوگئے۔ پھر بن گئے ۔
یعنی اللہ کی مخلوق نوع انسانی زمین میں اتنی بڑی تعداد میں آچکی ہے اور آتی
رہے گی کہ نوع انسانی کے پاس اس کو شمار کرنے کے لئے فیگر نہیں ہے۔ لیکن
جب تذکرہ آتا ہے تو پیغمبروں کا تذکرہ آتا ہے جو بہرحال کھربوں سنکھوں کے
مقابلے میں ان کی تعدادبہت کم ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اللہ تعالیٰ کے
اس دنیا میں آئے۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے علوم سیکھے ہوئے ۔ مثلاً کسی کے اوپر
صحائف اترے ، کتابیں نازل ہوئیں ، تورات نازل ہوئی، انجیل نازل ہوئی ، زبور
نازل ہوئی، صحائف ابراہیمی نازل ہوئے ۔ تو یہ کتاب یہ صحائف بذات خود اس
بات کی دلیل ہے کہ پیغمبروں کی خصوصیت یہ ہے کہ پیغمبر وں کو وہ علوم
حاصل ہوتے ہیں جو دنیا والوں کو علوم حاصل نہیں ہوتے۔ اب حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام آخری نبی دنیا میں تشریف لائے۔ غار حرا میں تشریف لے جاتے
تھے ۔ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ اسلام تشریف لے آئے ۔ فرمایا ... اقراء باسم
ربک الذی خلق... پڑھ ! اپنے رب کے حکم سے جس نے تجھے پیدا کیا۔ تو آپ دیکھئے
وہاں بھی علم شروع ہوگیا۔ پڑھنے سے مراد حضرت جبرئیل علیہ السلام حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم سکھانے آئے۔ اور پھر وہ علم جو ہے کتابی شکل
میں ہمارے سامنے آگیاجس کو قرآن پاک ہم کہتے ہیں۔ تو جب انسانی زندگی کے
اوپر غور کیا جائے گا اور انسان کا شرف تلاش کیا جائے گا تو انسان کا شرف یہ
ہے ... علم ہے۔ جتنا وہ علم حاصل کرلے گا اتنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس
کو عزت نصیب ہوجائے گی۔ اگر وہ دنیاوی علوم حاصل کرلے گا تو دنیاوی عروج
اس کو حاصل ہوجائے گا۔ اب امریکہ ... امریکہ کا جو عروج حاصل ہے صرف
اس بنیاد پر کہ وہاں علم ہے۔ غیر مسلم اقوام کو اس بنیا د پر عروج حاصل ہے
کہ مسلمانوں کے مقابلے میں ان کے پاس علوم زیادہ ہیں۔ تو یہ سوچ بچار کے
بعد ہماری سمجھ میں یہ بات آئی کہ مسلمان کی جو زبوں حالی ہے اور
مسلمان کی جو اس وقت ابتر حالت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان کے اندر
سے علم سیکھنے کا جو جذبہ ہے وہ ختم ہوگیا ہے۔ نہ اس کے پاس دنیاوی علوم
ہیںاس حیثیت میں جس حیثیت میں غیر مسلم اقوام کے پاس ہیں۔ اور جہاں تک
دینی علوم کاتعلق ہے اس کی طرف سے تو بالکل آنکھیں ہی بند کرلی ہیں۔ اب
جیسے جیسے مسلمان علوم سے دور ہوتے چلے گئے اسی مناسبت سے مسلمان کے
اوپر ادبار آنا شروع ہوگئے۔ اور مسلمان کی جو عزت و ناموس ہے اس میں فرق
آنے لگا۔جب تک مسلمانوں کے اسلاف کے اندر علوم رہے۔ مسلمان ساری دنیا پر
حکمران رہے۔ جس طرح آج غیر مسلم اقوام میں سائنس ہے اور روزانہ نئی نئی
سائنسی ایجادات ہمارے سامنے آتی ہے وہ بھی نئی نئی ایجاد کرتے تھے اور ان
نئی نئی ایجاد کی بنیاد پر ساری دنیا پر حکمران تھے۔تو مسلمانوں کی جو ابتری
کی وجہ ہے وہ وجہ صرف یہ ہے کہ مسلمان کے پاس علم نہیں ہے۔ مسلمان

نے اپنے آباؤاجداد کا جو ورثہ تھا ، علوم تھے ، اس کی طرف سے آنکھیں بند
کرلیں۔ وہ تمام علوم کتابوں میں بندکردئیے گئے۔ اب قرآن پاک ایک ایسی کتاب
ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق تمام سائنسی فارمولے موجود
ہیں۔ لیکن مسلمانوں نے اس کتاب کو پڑھا ہی نہیں۔ پڑھنے سے مراد یہ ہے کہ
اس کتاب کے جو علوم ہیں ان کی گہرائی میں مسلمانوں نے تفکر نہیں کیا۔
نتیجے میں قرآن سے انہوں نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ جب یہ سارا ہم نے سوچ
بچار کیا ۔ بہت عرصے سے ہم یہ کام کررہے ہیں کہ کسی صورت سے مسلمان
قوم کی حالت اچھی ہوجائے۔مسلمان قوم کو اللہ تعالیٰ پھر وہی عروج عطا
کرے جو اس کے اسلاف کو حاصل تھا۔ پھر ایک وقت ایسا آئے کہ مسلمان تمام
دنیا پہ حکمران بن کر ابھرے۔ اس کے لئے ایک ہی طریقہ ہمارے سامنے آتا ہے کہ
مسلمانوں کے اندر علم حاصل کرنے کا جذبہ پیداکیا جائے۔ ایسا لٹریچر اسے فراہم
کیا جائے جس لٹریچر میں ہمارے جو اسلاف کا فکر ہے ، ہمارے اسلاف کی جو
ریسرچ ہے ، ہمارے اسلاف کا جو تفکر ہے اس لٹریچر کے ذریعے مسلمان کے اندر
منتقل ہو۔ تو اس جذبہ کو ابھارنے کے لئے اور اپنے اسلاف کے علوم کی حفاظت
کرنے کے لئے اور اپنے اسلاف کے علوم مسلمانوں کے اندر منتقل کرنے کے لئے ہم نے
یہ کوشش کی ہے کہ ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جائے مسلمانوں کو کہ جہاں وہ
علم حاصل کریں اور علم کے اندر تفکر کرے اور غور و فکر کرے۔ یہ ہم نے بیٹھ
کے چند دوستوں نے طے کیا کہ بھئی یہ بات تو سمجھ میں آگئی ہے اور اس سے
کوئی ایک بندہ انکار نہیں کرسکتا کہ نوع انسانی کی فضیلت جو ہے وہ علم کے
اوپر ہے ۔ حیوانات اور انسانوں میں اگر کوئی حد فاصل ہے وہ یہ ہے کہ
حیوانات جو ہیں وہ علم نہیں جانتے۔ اور انسان علم سیکھ لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
انسان کو ایک ایسی تخلیق بنایا ہے کہ وہ علم سیکھے۔ نہ صرف سیکھ لیتا ہے
بلکہ علم میں نئے نئے فلسفے داخل کردیتا ہے۔ نئے نئے فلسفے بنادیتا ہے ، نئی نئی
ترقیاں کرتا ہے۔ کبھی کشتی بنالیتا ہے ، کبھی جہاز بنالیتا ہے ، کبھی زمین کی
پیمائش کرتا ہے ، کبھی ستاروں کو دیکھتا ہے ، کبھی سورج کو ناپتا ہے ۔ یہ جب
سے آدم پیدا ہوا آدم سے لیکر اب تک برابر زمین پہ علم کی بنیاد پر ترقی کررہا
ہے۔ اب صورت حال یہ ہے کہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ نوع انسانی کا جو گروہ
علوم سیکھنے کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے وہ ترقی کرلیتا ہے اور تمام دنیا پہ
حکمران ہوجاتا ہے۔ اور نوع انسانی کا جو گروہ علوم کی طرف سے بے خبر
ہوجاتا ہے لاپرواہ ہوجاتا ہے وہ غلام بن جاتا ہے ، غریب ہوجاتا ہے ، مفلوک
الحال ہوجاتا ہے ، پریشان ہوجاتا ہے ۔ اور جن لوگوں کے پاس علوم ہیں اتنی
علوم کی بنیاد پر ترقی کرتے ہیں کہ وہ دوسرے ان لوگوں کو جن کے پاس علوم
نہیں ہیں ان کو غلام بنالیتے ہیں۔ اور اپنا دست نگر رکھ کر ان سے اپنی مرضی
کے مطابق کام لیتے ہیں۔ آج کے دور میں صورت حال یہ ہے کہ وہ مسلمان قوم
جس نے ساری دنیاپہ حکمرانی کی انگریزوں پہ بھی حکمرانی کی، یہودیوں پہ
بھی حکمرانی کی، عیسائیوں پہ بھی حکمرانی کی ہر غیر مسلم پرمسلمانوں نے

حکمرانی کی لیکن جب مسلمان علم سے دور ہوتے چلے گئے دوسرے لوگوں نے ان
کے علوم کو سیکھنا شروع کیابساط الٹ گئی۔ مسلمان غریب ہوتے چلے گیا،
مفلوک الحال ہوتا چلا گیا۔ اور غیر مسلم اقوام جو ہیں وہ ترقی کرتی چلی
گئیں۔ اور حاکم بنتی چلی گئیں۔ تو ہماری کوشش یہ ہے ، سلسلۂ عظیمیہ کی
کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنی قوم کے اندر علم سیکھنے کا ایک جذبہ پیدا
کردیں۔ دنیاوی علوم تو آدمی سیکھتا ہی ہے اس لئے کہ دنیاوی علوم سیکھنا تو
اس لئے ضروری ہے کہ اگر آدمی دنیاوی علوم نہیں سیکھتا تو روٹی نہیں چلتی ،
پیٹ کا جو ایندھن ہے وہ پورا نہیں ہوتا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ دنیاوی علوم کے
ساتھ ساتھ ہمارے بھائی مسلمان وہ علوم بھی سیکھیں جن علوم کی بنیاد پر اللہ
تعالیٰ نے آدم کو فرشتوں سے سجدہ کرایا تھا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بھائی
وہ علوم سیکھیں جن علوم کی بنیا د پر جب ابلیس نے آدم کو سجدہ کرنے سے
انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ملعون قرار دے دیا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان
کے اندر قرآن کے وہ علوم منتقل ہوجائیں کہ ان کو سائنسی فارمولے ازبر
ہوجائیں اور یہ بھی اسی طرح سائنسی ایجادات کریں جس طرح ان کے اسلاف
سائنسی ایجادات کرتے رہے ہیں۔ جس طرح آج ہم محکوم ہیں غیر مسلم اقوام
کے ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہم حاکم ہوجائیں اور غیر مسلم اقوام ہماری محکوم
بن کر رہ جائیں ۔ اور غیر مسلم اقوام ہماری محکوم بن کر رہی ہیں۔ تاریخ آپ
اٹھا کر دیکھ لیں۔ ہر جگہ اسلام، اسپین میں اسلام، چین میں اسلام، یورپ میں
اسلام، کون سا ایسا خطہ ہے دنیا کا جہاں اسلام نہیں تھا اور اسلام کی
حکمرانی نہیں تھی؟ اور آج صورت حال یہ ہے کہ کون سا خطہ ایسا ہے کہ
جہاں مسلمان ذلیل و خوارنہیں ہے؟ جہاں مسلمان غیر مسلم اقوام کی خیرات
پر زندگی نہیں گزار رہی ہے؟ کیوں ہوا؟ اس لئے ہمارے جو بزرگ تھے ہمارے جو
اسلاف تھے، ہمارے جو پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ان کی تعلیمات یہ ہیں
کہ علم حاصل کرو ... ہر مسلمان مرد پر ہر مسلمان عورت پر علم سیکھنا
فرض رسول اللہ ﷺ نے قرار دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں علم
اگر چین میں تمہیں ملے تو چین بھی چلے جاؤ وہاں سے بھی علم سیکھ کے آؤ۔ تو
ہم نے اپنی بساط کے مطابق یہ کوشش کی ہے کہ ہم جگہ جگہ ایک ایسے ادارے
قائم کریں ، لائبریریاں قائم کریں ... یہ جگہ ایسی بنائیں کہ جہاں مسلمان بزرگ
اپنے بچوں کو بھیجیں اور وہاں سے وہ لٹریچر حاصل کریں۔ اور اس لٹریچر کو
پڑھیں ۔ لٹریچر ہم نے ایسا جمع کیا ہے بیس سال کی انتہائی مشقت اور
جدوجہد کے ساتھ وہ ہم نے قرآنی تعلیمات کی روشنی کو نہیں چھوڑا اور لٹریچر
میں اس بات کی جدوجہد اور کوشش کی گئی وہ یہ ہے کہ مسلمان وہ لٹریچر
پڑھ کر اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرلیں۔ رسول اللہ ﷺ کے جو علوم ہیں
وہ انہیں وہ سمجھ لیتاکہ اللہ کے رسول ﷺ کے علوم کی روشنی میں ان کو اللہ
تعالیٰ کی قربت حاصل ہوجائے اور اللہ تعالیٰ سے جب قربت حاصل ہوجائے تو وہ
کامیاب اور عزت کی زندگی گزار سکیں۔ اسی پروگرام کے تحت ہم یہ کوشش

کررہے ہیں کہ کراچی میں جگہ جگہ جہاں تک بھی ہمارے وسائل ہمیں اجازت
دیہم لائبریریاں قائم کریں اور ان لائبریروں سے ایسا لٹریچر آپ کو فراہم کریں
جو لٹریچر دراصل ہمارے اسلاف مسلمانوں کا ورثہ ہے ۔ جس لٹریچر کو پڑھ کر
ہمارے اندر رسول اللہ ﷺ کی محبت زیادہ سے زیادہ ہو، جس لٹریچر کو پڑھ کر
ہمارے اندر یہ احساس جاگے کہ ہم کوئی محکوم قوم نہیں ہیں ، ہم غلام قوم
نہیں ہیں، ہم بھکاری قوم نہیں ہیں، ہم زندہ قوم ہیں۔ ہماری زندگی اس لئے
پردے میں چلی گئی ہے اور ہم اس لئے مردہ قوم کہلانے لگے کہ ہم نے اپنے آباؤ
اجداد کے علوم کو اور اپنے آباؤاجدا د کے ورثے کو رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو
نظر انداز کردیا ہے۔اسی بنیاد پر یہ آپ کے محلے میں دستگیر میں عظیمیہ
روحانی لائبریری کا قیام عمل میں آیا ہے۔ میری یہ کوشش ہے میری خواہش
ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ جو ہم کام کررہے ہیں اس میں ہمیں زیادہ سے زیادہ
کامیابی عطا کرے اور آپ سب لوگوں سے بزرگوں سے خاص طور سے اپنی ماؤں
سے اور بہنوں سے التماس ہے کہ وہ بھی ہمارے اس مشن میں شریک ہوں ۔
خود بھی کتابیںپڑھیں اپنے بچوں کو بھی کتابیں پڑھائیں ۔ قرآن پاک کی طرف
بچوں کو متوجہ کریں ۔ ہر گھر میں اگر ماں بچوںکو لیکر بیٹھ جائے دس منٹ کے
لئے اور قرآن پاک کا ایک رکوع پڑھے اس کا ترجمہ بچوں کو سنا ئیں یا گھر کا
کوئی بڑا بچہ ہو اس کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگ جائے بھئی تمہیں ایک رکوع قرآن
شریف کا پڑھنا ہے اور اس کا ترجمہ بیان کرناہے ۔ اب دیکھئے آپ کئی کئی گھنٹے
ٹی وی دیکھتے ہیں ، فلمیں دیکھتے ہیں، گانے سنتے ہیں، تاش کھیلتے ہیں، سب
کچھ کرتے ہیں۔ ایک رکوع پڑھنے میں آپ کو زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگیں گے
پندرہ منٹ لگیں گے۔ لیکن اگر ہر ماں ہر باپ یہ طے کرلے چلئے روز نہیں تو
ہفتے میں ہی سہی چھٹی کا دن ہے جیسے جمعے کا تو والد صاحب یہ اپنے ذمہ
ڈیوٹی لگالیں بھئی دیکھو جمعے کا دن ہے سب بچے بیٹھ جائیں گے دس پندرہ منٹ
کے لئے قرآن کا درس ہوگا بھئی، بچوں کو ... نہائیں گے دھوئیں گے صاف ستھرے
ہوں گے ۔ گھر کا ماحول بدلے گا ۔ اس میں جمعے کو کھانا تو پکتا ہی ہے کھانے
میں ذرا اہتمام کرلیا جائے کہ بھئی آج درس کا دن ہے آج کھانا اچھا پکے گا تو اگر
ہر گھر میں ماں اور باپ یہ طے کرلیں کہ جمعے کے دن پندرہ منٹ قرآن پڑھ لیں
اور قرآن پڑھ کے اس کا ترجمہ سنیں کیا آپ سمجھتے ہیں کہ یہ اتنی سی
کوشش سے کیا کوئی نتیجہ نہیں نکلے گا؟ یہ اتنا بڑا نتیجہ اس کا نکلے گا کہ آپ
اس کا انداز ہ ہی نہیں کرسکتے ۔ لوگوں کے رخ بدل جائیں گے ، لوگوں کے اندر
یقین کا پیٹرن پیدا ہوجائے گا ۔ اب تو صورت حال یہ ہے کہ مہینوں سالوں گزر
جاتے ہیں گھر میں قرآن خوانی نہیں ہوتی ۔ بچوں کو تو پتہ ہی نہیں قرآن پڑھا
ہی نہیں ۔ میں نے ایک دفعہ سروے کرایا تو پتہ چلا بیس گھروں میں دو گھر کے
بچے قرآن پڑھے ہوئے ہیں۔ اٹھارہ گھروں سے یہ رپورٹ ملی بچوں نے قرآن پڑھا
ہی نہیں۔ بھئی کیوں نہیں پڑھایا؟ کہنے لگے بڑے ہوکر خود ہی پڑھ لیں گے۔ تو
جب یہ صورت ہوجائے گی تو ایسی صورت میں قرآن سے ہمارا یقین اٹھ جائے

گااور جب آپ قرآن کو نہیں پڑھیں گے قرآن سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے تو قرآن ہم کو کیوں بھئی فائدہ پہنچائے گا؟ تو ایک تو یہ صورت ہے۔ جتنے بھی یہاں لوگ ماشاء اللہ تشریف فرما ہیں ان سے میری درخواست ہے کہ اپنے گھر کو پہلے اسکول بنائیں بچے اسکول پڑھنے جارہے ہیں دنیاوی علوم پڑھنے وہ بھی بہت ضروری ہے ، اگر کوئی دنیاوی علوم نہیں پڑھے گا وہ بھی جاہل رہ جائیں گے وہ دنیا کا مقابلہ نہیں کرسکیں گے۔ ہفتے میں ایک روز... جمعہ کے روز یہ طے کرلیں کہ ہر گھر میں قرآن کا درس ہوگا اور یہ نہیں کہ مولوی صاحب کو بلاؤ بھئی کوئی بھی گھر میں پڑھا ہوا ہو، والدہ صاحبہ ہوں ، والد صاحب ہوں ، بڑا بھائی ہو ، بڑی بہن ہو، ایک رکوع پڑھے۔ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھے ، اس ترجمے پر غور کرلے۔بھئی اللہ تعالیٰ کیا کہناچاہتا ہے؟ جب یہ سلسلہ شروع ہوجائے گا تو آپ چند مہینوں میں دیکھیں گے کہ آپ کے گھر کا ماحول تبدیل ہوجائے گا ، گھر میں اللہ کی رحمتیں بارش بن کر برسنے لگیں گی۔ یہ جو بے سکونی کا رونا ... ہائے بے سکونی...ہائے بے سکونی...ہائے بے سکونی...یہ ختم ہوجائے گا۔ جب سے اللہ سے بندے کا رشتہ ٹوٹا ہے اس وقت سے ساری دنیا پریشان اور بے سکون ہوگئی ہے۔ آپ اللہ سے رشتہ جوڑیں ... الا بذکر اللہ تطمئن بالقلوب... اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو لوگ اللہ کا ذکر کرتے ہیں ، جو لوگ اللہ کی آیتوں کو پڑھتے ہیں ، جو لوگ اللہ کے کلام میں غور و فکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ ایک تو آپ یہ کام کریں دوسرے یہ کہ آپ کے محلے میں جو لائبریری ہے اس میں سے کتابیں حاصل کریں یہ پڑھیں ، دوسری ایسی کتابیں ہم یہ نہیں کہتے کہ ہماری ہی کتابیں پڑھو کسی کی بھی نہیں پڑھو۔ یہ تو ہم نے ایک سائنسی فارمولوں کے مطابق قرآن کے علوم کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ یہ جو مسلمان اب تک ابتر حالت میں زندگی گزار رہا ہے ، مفلسی کی زندگی میں، غلامی کی زندگی میں اس زندگی سے نکل کر وہ عزت کی زندگی گزارے جو عزت کی زندگی جو عزت کی زندگی ہمارے اسلاف ہمارے بزرگ گزارتے رہے ہیں۔ ہمارادل چاہتا ہے کہ جس طرح ہمارے آباؤاجداد ہمارے اسلاف پوری دنیا پہ حکمرانی کرتے تھے ہم اور ہماری نسل ہمارے بچے بھی اسی طرح کرکے حکمراں بنیں اور ساری دنیا پہ اسلام کا غلبہ ہو اسلام کی حکمرانی ہو اور قرآن کے علوم کو نافذ کردیا جائے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا کرے۔ دیر کافی ہوگئی ہے۔ ہمیں قرآن پڑھنے کی توفیق ہو، قرآن سمجھنے کی توفیق ہو، اپنے گھروں کو دینی، اسلامی اور روحانی اسکول بنانے کی توفیق ہو، اپنے بچوں میں رسول اللہ ﷺ کی طرز فکر پیدا کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرمائے۔ اس کے بعد میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں۔ اگر کوئی صاحب اس سلسلے میں کچھ پوچھنا چاہیں، کوئی سوال کرنا چاہیں یا جو کچھ میں نے تقریر کے دوران عرض کیا ہے اس کے بارے میں مزید وضاحت چاہیں ...

(کسی صاحب نے کوئی سوال کیا)

یہ ایک صاحبزادے صاحب نے علم کے بارے میں سوال کیا ہے منشاء ان کا یہ ہے کہ
جو علوم اس وقت دنیا میں رائج ہیںاس کا جو طریقہ ہے ایک تو یہ ہے کہ بچہ
اسکول میں جاتا ہے ...الف بے تے پڑھتا ہے اور اس کے بعد پہلی کے بعد کتاب بدل
جاتی ہے دوسری کلاس میں جاتا ہے پھر اور بڑی کلاسوں میں جاتا ہے ۔ جیسے
جیسے وہ استاد کی رہنمائی میں سبق یاد کرتا رہتا ہے اسی مناسبت سے اس کو
علم حاصل ہوتا رہتا ہے۔ اور پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ پی ایچ ڈی بن جاتا
ہے۔ دوسری بات یہ کہہ رہے ہیں کہ موجودہ جو سائنسی ترقی ہے سائنٹسٹ
جو ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ کچھ ایسے ایجادات ہوئے ہیں سائنس میں کہ یہ جو
علوم حاصل کرنے کا جو سلسلہ ہے یہ دماغ میں لہریں منتقل ہوتی ہیں اور ان
لہروں کے ٹوٹنے سے اور بکھرنے سے

chemical reaction

ہوتا ہے۔ وہ کیمیکل کی وجہ سے وہ آدمی علوم سیکھ جاتا ہے۔ مقصد ان کا یہ
ہے کہ سائنس جو ہے یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ اگر بچے کو نرسری کلاس سے
میٹرک تک جو تقریباً بارہ سال بنتے ہیں نہ بٹھایا جائے لہروں کے ذریعے بھی وہ
علوم منتقل کئے جاسکتے ہیں۔ ان صاحب نے یہ سوال کیا ہے کہ کیا یہ صحیح ہے
یا ایسا ہوسکتا ہے؟ روحانی نقطہ نظر سے رسول اللہ ﷺ کی ان تعلیمات کی
روشنی میں جس کو ہم علم نبوت کہتے ہیں۔ علم کے دو طریقے ہیں ۔ ایک تو
وہی جیسے میں نے آپ کو بتایا۔ بھئی آپ بچے کو نرسری کلاس میں داخل کریں
پڑھتے پڑھتے پی ایچ ڈی ہوجائے گا۔ لیکن ایک طریقہ ایسا بھی ہے کہ جس
میں بچے کونرسری کلاس میں داخل ہونا نہیں پڑتا۔ اب سب سے بڑی مثال تو
خود سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے کہ وہ کبھی اسکول میں داخل ہی
نہیں ہوئے۔ ان کا کوئی استاد ہی نہیں ہے۔ انتہا یہ کہ رسول اللہ ﷺ کو
دستخط بھی نہیں کرنا آتے تھے انگوٹھی لگاتے تھے۔ سب جانتے ہیں یہ سب۔ لیکن
جب حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے تو انہوں نے کہاپڑھو اپنے رب کے
حکم سے تو پڑھنے لگے۔ اور ایسی کتاب رسول اللہﷺ نے نوع انسانی کو عطا
فرمائی کہ ہزاروں سال گزر گئے بڑے بڑے پی ایچ ڈی پید ا ہوئے ۔ بڑے بڑے
فلاسفر پیدا ہوئے ۔ بڑے بڑے دانشور پیدا ہوئے لیکن وہ صحیح معنوں میں قرآن
کی تفسیر ہی نہیں کرسکے۔ تو اتنے عالم تھے۔ تو آج اگر سائنٹسٹ یہ کہتا ہے
کہ ایسا ہوسکتا ہے تو اس کی مثال ہمارے پاس چودہ سو سال پہلے موجود ہے۔
دیکھئے بڑی عجیب بات ہے ہم یہ کہتے ہیں کہ صاحب یہ جو کائنات ہے اس کا
سارا تعلق کاربن کے اوپر ہے ۔ کاربن ڈائی اکسائیڈ اندر جاتی ہے جلتی ہے
آکسیجن بنتا یہ ہوتا وہ ہوتا...قرآن میں اس کی پوری طرح وضاحت موجود ہے۔
صاحب آپ نے ایجاد میں ڈیپ فریزر بنایا آپ نے... قرآن میں آپ حضرت عزیرعلیہ
السلام کا قصہ پڑھیں پورا پورا ڈیپ فریزر کا فارمولہ اس میں موجود ہے۔ آپ یہ
لاسلکی نظام ہے آپ کا آپ حضرت سلیمان کے دربار کا قصہ پڑھیں تو حضرت

سلیمان نے فرمایاکہ ہے کوئی جو بلقیس کا تخت دربار میں لے آئے۔ وہاں ایک جنّ بیٹھا ہوا تھا کہ صاحب میں لے آؤں گا اس سے پہلے کہ آپ دربار برخاست کریںمیں بلقیس کا تخت لے آؤں گا۔ وہاں ایک اللہ کا بندہ بھی بیٹھا ہوا تھااس نے کہا اس بندہ نے کہا ... قال الذی عندہ علم من الکتاب...کہ صاحب میں ایک بندہ ہوں اللہ کا (آخری دو منٹ ریکارڈنگ صحیح نہیں ہے......)

★★★★★